لغات الحدیث

تحریر و ترتیب مولانا محمد ادریس السلفی   قسط نمبر ۴

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت كان النبی صلی الله علیه وسلم یقبل و یباشر وهو صائم و كان املكم لاربه (بخاری مع الفتح ۴/۱۵۱ حم۶/۴۰)

اکثر رواۃ اس حدیث شریف میں کلمہ "ارب" کو ھمزہ کے کسرہ اور راء ساکن سے پڑھتے ہیں۔ لیکن یہ کلمہ ھمزہ اور راء کے فتح سے زیادہ درست و اصح ہے۔ جیسا کہ اکثر محدثین اسے پڑھتے ہیں۔ امام بخاری اور حافظ ابن حجر علیہما الرحمتہ بفتح الھمزہ والراء کو ہی راجح اور اشہر قرار دیتے ہیں۔ (فتح ۴/۱۵۱)

ارب بفتح الھمزہ والراء کا معنی حاجت و خواہش ہے۔ اور ارب بالکسر فسکون کے دو معانی کیے گئے ہیں۔

(۱) حاجت و خواہش گویا بمعنی حاجت ہو تو بفتح الھمزہ والراء اور بکسر الھمزہ و سکون الراء دونوں طرح درست ہے۔

(۲) بمعنی عضو۔ یہاں مراد خاص عضو ہے۔ النھایتہ ۳۶/۱

لہذا ایسا لفظ جو ایک ہی معنی رکھتا ہو اور اپنے مقصد پر دلالت کر رہا ہو اس سے بہتر ہے جو ذو معنی ہے کہ معنی میں تردد لاحق ہو۔

حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش اور احتیاج پر تم سب سے زیادہ اختیار و قدرت رکھتے تھے۔

ارب بالکسر فسکون میں کئی ایک لغات ہیں۔ ارب، اربۃ مارب بضم الراء مارب

بفتح السراء۔ ارب بفتح الھمزہ والراء۔

ارب بفتح الھمزہ والراء ہو یا بکسر فسکون دونوں کی جمع آراب آتی ہے۔

حدیث میں ہے:

کان یسجد علی سبعة آراب

مثل ہے "ارب لاحفاۃ"۔ بفتح الھمزہ والراء۔ تجھے محبت و دوستی نہیں بلکہ ضرورت لائی ہے۔

علاوہ ازیں ارب لغت میں کئی معانی کیلئے استعمال ہوا ہے۔ عقل۔ دین۔ گرہ۔ نصیب۔ احتیاج۔ زیرکی اور حیلہ۔

ارب بفتح الھمزہ والراء یارب بفتح الراء

یعنی عقل مند ہونا۔ الاریب بمعنی عاقل ارب بفتح فکسر ارباً یعنی محتاج ہونا۔

حدیث میں ہے:

دعواالرجل ارب مالہ

ایک سائل کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ اسے چھوڑ دو۔ محتاج ہوا ہے اس نے سوال کر دیا۔ کہا جاتا ہے لاارب لی مجھے کوئی حاجت نہیں "بفتح الھمزہ والراء"۔

حدیث میں ہے:

من خشی ار بھن فلیس منا

یعنی سانپوں کو ان کے حیلہ و تدبیر سے ڈر کر نہ قتل کرنے والا ہم سے نہیں۔

۲۔ عن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہؐ من توضا للجمعة فبھا و نعمت۔ و من اغتسل فھوا فضل

(ابوداؤد۱/۹۸)

(۱) کلمہ نعمت کو نون کے کسرہ عین اور تاء کے سکون سے پڑھا جائے گا۔ بمعنی عمدہ عادت۔

(۲) بعض نے اسے نون کے فتح عین کے کسرہ میم ساکن سے پڑھا ہے۔ بمعنی دعا یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر انعام فرمائیں۔

(۳) جبکہ عامۃ الناس اسے بفتح النون والمیم وکسر العین پڑھتے ہیں جو درست نہیں۔ (اصلاح غلط المحدثین خطابی ص۲۵)

اسی سے حدیث شریف میں ہے:

عن مطرف لا تقل نعم الله بک عینا (نعم بفتح فکسر) فان الله لا ینعم باحد عینا ولکن قل انعم الله بک عینا

نہ کہہ اللہ تعالیٰ نے تجھ سے آنکھ ٹھنڈی کی کہ اللہ تعالیٰ کسی سے آنکھ ٹھنڈی نہیں کرتے۔ بلکہ یوں کہو اللہ تعالیٰ تیری آنکھ ٹھنڈی فرمائے۔ (النہایۃ ۵/۸۳)

(۴) ایسے ہی اس کلمہ کی بفتح النون و تشدید العین مع الفتح ادائیگی بھی یہاں غیر درست ہے۔ کیونکہ نعم بتشدید العین بمعنی ملائم و نرم کرنا خوشحال کرنا نعم کہنا آتا ہے۔

(۵) نعمت کو بفتح فضم بھی ادا کرنا درست نہیں جس کا معنی نرم و ملائم ہونا ہے۔

فبھا میں باء کا متعلق مضمر ہے۔ ھا کا مرجع السنہ بھی ہو سکتا ہے اور الوضوء بھی معنی اسی طرح ہو گا جس نے جمعہ کیلئے وضو کیا اس نے سنت کو پا لیا۔ یا جس نے جمعہ کیلئے وضوء کر لیا وہ وضو سے فضیلت کو حاصل کر چکا نعمت میں مخصوص بالمدح یعنی --الخصلۃ ھی-- محذوف ہے۔

جواب کیلئے مستعمل نعم میں کئی ایک لغات ہیں۔ (۱) نعم بفتحتین فسکون۔